

Registerd

L No 89

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۶) — ہر ہفتہ بروز جمعہ شایع ہوتا ہے۔ ۲۸۔ جون سنہ ۱۹۰۶ء — جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

لالہ ہنسراج صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوڑگانوں یکم جولائی سنہ ۱۹۰۶ء سے ملازمت سے پنشیاب ہو گئے اور ان کو لالہ شبو مل صاحب کرنال سے آکر سبکدوش کرینگے۔

ای۔ جی۔ سٹیفنس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جھنگ کو ۱۴ جون سنہ ۱۹۰۶ء سے ۸ ماہ اور ۱۲ یوم کی مجتمع رخصت عطا ہوئی۔ اور انکو میہاں سنگھ صاحب سبکدوش کرینگے۔

الف۔ ٹی۔ ڈکسن صاحب ڈسٹرکٹ جج دہلی کو ۲۲ جون سنہ ۱۹۰۶ء سے ایک ماہ اور ۱۰ یوم کی رخصت عطا ہوئی اور ان کو سردار سلطان اسد جان صاحب گوڑگانوہ سے آکر سبکدوش کرینگے۔ لالہ گنگا رام صاحب (دوم) اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر جہلم کو ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۶ء سے ۲۰ یوم کی رخصت عطا ہوئی

برٹش پارلیمنٹ میں لاجپت رائے اور اجیت سنگھ کے بارے میں متواتر سوالات پوچھے گئے جنکا جواب مسٹر مارلے نے یہہ دیا کہ یقیناً دونوں متفق تھے اور گورنمنٹ ہند نے انکو جلاوطن کرنے سے عمدہ خدمت انجام دی اس کی تمام کارروائی نہایت صحیح اور لازم اور ہمارے اتفاق سے تھی

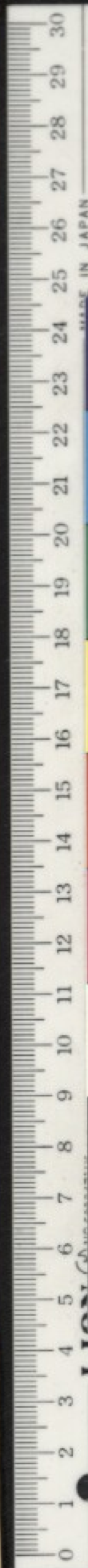
جاپان میں ایک ہی خاندان میں بدھ شنٹو اور مسیحی مذہب کے پیروان مشترک پائے جاتے ہیں۔ عموماً پرانے شرکا تو غیر مسیحی ہوتے ہیں مگر ان کے نونہال یا تو مسیحی ہوتے ہیں یا کچھ اور۔ ہمکو یہہ خبر سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ لافیکلٹی اور سنڈیکیٹ نے مسٹر چارلس گولکھ ناتھ بیرسٹر ایٹ لا کو گورنمنٹ لا کالج کا پرنسپل مستقل طور پر بشاہرہ مبلغ چھ سو روپیہ ماہواری پر تعینات کرنے کی سفارش کی ہے اس شرط پر کہ وہ اپنا سارا وقت اس کام میں صرف کریں اور اپنی پرائیویٹ پرکٹس اس اثنا میں چھوڑ دیں۔ ہم صاحب مذکور کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ لاہور میں پوسٹ کارڈوں اور ٹکٹوں وغیرہ کی فروخت کے لئے ڈاکخانہ کیطرف سے ۲ دوکانیں جاری ہونگی۔ مسٹر ایس کے رُدر اکسٹنج مشن کالج دہلی کے مستقل طور پر پرنسپل مقرر ہو گئے ہیں۔ ہم صاحب مذکور کو تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں۔ لاہور کے صاحب ڈپٹی کمشنر نے لالہ دینا ناتھ ایڈیٹر اخبار ہندوستان کی ضمانت نامنظور فرمائی ہے۔ مسٹر آئی۔ سی چودھری جو بشپ کالج سکول کلکتہ کے ہیڈ ماسٹر ہیں وہ بورڈ آف مشن کے سکتر اور خزانچی بعوض پادری آوگی پرنسپل کالج مقرر ہوئے ہیں۔ یہہ بورڈ آف مشن کلکتہ کے حلقہ کے تمام ایس۔ پی۔ جی کام کے ذمہ دار ہیں۔ یہہ پہلا موقع ہے کہ ایک ہندوستانی مسیحی اس عہدے پر ممتاز کیا گیا ہے۔ کلکتہ کے اخبارات بندے ماترم۔ سندھیا۔ جگانتر اور نہرو سدھاک کو سرکار کی طرف سے نوٹس دیا گیا ہے کہ اپنے رویہ کی اصلاح کریں ورنہ انپر مقدمہ چلایا جائیگا۔ **۹۵ فیصدی** جاپانی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم مفت اور لازمی قرار دی گئی ہے حالانکہ ہندوستان میں صرف ۶ فیصدی لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ اور جاپان میں مستورات میں ۹۲ فیصدی لکھ پڑھ سکتی ہیں۔ مگر ہند میں صرف سات فی ہزار مستورات خواندہ ہیں۔ ہمکو یہہ خبر سنکر بہت خوشی ہوئی کہ پادری احسان اللہ کے بھائی رحمت اللہ معہ اہل و اطفال مشرف بہ مسیحیت ہو گئے۔ یہہ صاحب عرصہ بیس سال سے بائبل کا مطالعہ کرتے رہے لیکن کسی نہ کسی وجہ سے عیسائی ہونے سے رکے رہے۔ ہم پادری احسان اللہ صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اُن کے بھائی صاحب بھی انکی طرح مسیحی مذہب کی بزرگی اور عظمت کا باعث ہوں۔ لودیانہ میں ۲۱ جون کو ایک جوان لڑکے نے جو قوم کشمیری تھا خودکشی کر لی

ایڈیٹوریل نوٹس

آجکل کے ہندو اور محمدی دونوں تعصب سے ایسے پر ہیں کہ مسیحی مذہب کے بارے میں سوائے اُن چند ایک یورپ کے ریشنالسٹ کی کتابوں کے جو مسیحی مذہب کے خلاف شروع سے ہی لکھی ہوئی چلی آئی ہیں دیگر ایسی کتابوں کو نہیں دیکھتے جو مسیحی مذہب کی تائید میں لکھی گئی ہیں۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو اور مسلمانوں میں عموماً تفتیش کی روح نہیں پائی جاتی ہے۔ وہ لوگ سچائی کی کھوج کے درپے نہیں ہیں۔ انکو سلف سے ایسا ہٹ دھرمی عشق ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے ہزارہا ایسے اپاؤ اور جتن کئے جاتے ہیں جو انصاف اور صداقت کے دائرہ سے بالکل باہر ہیں۔ آپ کوئی آریہ یا احمدیہ یا مسلمانی اخبار لیجئے اسمیں مسیحی مذہب پر تفتیش نکتہ چینی کا تو نام تک نہیں پایا جاتا۔ لیکن حملوں کی بوچھاڑ ازحد ہوگی۔ اور وہ بھی جیسا بزدلوں کا کام ہوتا ہے جو یورپ کے ریشنالسٹوں کی آڑ میں کئے جاتے ہیں۔ انکی اس قسم کی کارسطائی میں ایک بھاری حکمت عملی پائی جاتی ہے اور وہ یہہ ہے کہ ان حملوں کا اثر عیسائیوں پر تو کچھ نہیں پڑتا کیونکہ وہ مسیحی مذہب کا مطالعہ ہر ایک پہلو سے کرتے ہیں اور نیچری حملوں سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن بیچارے ہندو اور مسلمانوں پر ان حملوں کا اثر بہت کچھ پڑتا ہے۔ وہ اپنے زعم میں یہہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ بس مسیحی مذہب کی تو یورپ میں ترکی تمام ہو چکی ہے۔ اور اگر کچھ رہ گیا ہے تو وہ اسلام یا ویدک تعلیم ہے۔ اے ہندو اور مسلمانو جو آنکھ رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور کان رکھتے ہوئے نہیں سنتے اگر مذہب عیسوی کا اس بیسویں صدی میں خاتمہ ہو چکا ہے تو آنتک کیا وجہ ہے کہ اس مذہب کے معتقد ان نے اس کے پرچار میں چہار دانگ عالم میں اپنے مشن قایم کئے ہوئے ہیں اور تن اور من اور دھن کی بدولت دنیا کی بے اجرت خدمت کر رہے ہیں۔ اور جس خدمت کے صلہ میں احمدیہ اور آریہ اخبارات یہی دلی آرزو رکھتے ہیں کہ کب وہ دن نصیب ہووے کہ مسیحی مذہب اپنا بوریا بندھنا اٹھا یہاں سے رخصت ہو۔ ہم پوچھتے ہیں کہ تمہاری دینی خدمت کا دائرہ کہاں تک وسیع ہے۔ پہلے اسلام کو لو۔ امیر کابل اور سلطان ٹرکی دنیا کے لئے کیا خدمت کر رہے ہیں۔ مرزائی فرقہ کو لو۔ قادیان کے لنگر خانہ سے باہر اس فرقہ کی کیا خدمت دنیا کے لئے ہو رہی ہے۔ آریوں کو لو ہاں یہہ تو سچ ہے کہ اینگلو ویدک کالج اور گورو کل کھولے گئے ہیں۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کن کے لئے۔ یہہ سب آگاہ نہیں دیکھتے ملک بچھا دیکھتے ہیں۔ ایک فرقہ سنت نبوی کی تقلید میں زور دے رہا ہے۔ دوسری طرف آریہ ویدک تعلیم کو عالمگیر بنا کر در پردہ ہندو قوم کو ملکی تحریک دے رہے ہیں اور واقعی یہہ بات ٹھیک ہے ؛

لالہ لاجپت رائے کے والد لالہ رادھاکشن صاحب نے۔ آریہ گزٹ لاہور میں جو مضمون لکھا ہے اور یا دونوں کے برخلاف زہر اُگلا ہے اسکی نسبت ہم صرف یہی کہتے ہیں کہ کسی ملک کی ملکی نجات نفرت کے ہتھیار اختیار کرنے سے حاصل نہیں ہوتی انکو یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کے جیسے خیال ہوتے ہیں اور جیسا عمل ہوتا ہے اُس کا اثر دماغ پر ویسا ہی پڑتا ہے جیسا تیروں اور چھریوں کا بدن پر۔ جب دوسروں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور نفرت کے خیالات جہلا میں برخلاف دوسرے مذاہب کے لوگوں کے بھڑکائے جاتے ہیں تو اس نفرت کا اثر انہیں پر واپس آتا ہے کیونکہ اُن سے نااتفاقی اور شکر رنجی پیدا ہوتی ہے۔ جہاں نفرت ہوگی اُس کے دوسری جانب انتقام لینے کا مادہ بھی پیدا ہو جائیگا۔ آریہ سماج میں محبت کی تعلیم نہیں دی جاتی بلکہ دوسروں کی طرف نفرت کا زہر اُگلا جاتا ہے آریہ سماج خود نمائی اور بچہ و دیگر سے نفرت کا مصداق بنتی ہے اور اس اصول پر نہیں چلتی کہ جیسے کہ تم چاہتے ہو کہ لوگ ہم سے سلوک کریں ویسا ہی تم اُن کے ساتھ سلوک کریں۔ اسی نفرت کے پرچار نے طلبا اور گنڈوں کو اکسایا کہ راولپنڈی کے مسیحی گرجے اور مشنری صاحب کے گھر کو تباہ کریں ؛

موجودہ بدامنی کے متعلق ہندوستانی مسیحیوں کی پوزیشن کے بارے میں انڈین کرسچن مسنجر یوں گویا ہے۔ کہ مسیحی قوم اس ملک کی کسی تحریک میں ایسی شیر و شکر نہیں ہوئی ہے کہ وہ کسی طرح سے گورنمنٹ کی بدخواہ ہو جائے۔ اس ملک کے ورکر ہمکو ملک کے دشمن کہتے ہیں۔ لیکن کس طرح ہم دشمن بن گئے ہم نہیں جانتے۔ ہم اس الزام کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ ہم ملک اور گورنمنٹ ہر دو کے حقیقی دوست ہیں۔ البتہ ہمارے غیر مسیحی بھائی ہم سے کسی قسم کی ہمدردی نہیں کرتے۔ اتوار کو ہم ایک خاص دن آرام اور عبادت کا مانتے ہیں اور ہم اس دن کسی دنیاوی کام میں مصروف نہیں ہوتے لیکن ہمنے دیکھا ہے کہ ہندوستان کے اکثر ملکی جلسے اتوار کو ہی ہوا کرتے ہیں ہمارے اصول کے مطابق ہم کس طرح سے لوگوں کے ساتھ شامل ہوکے اتوار کے جلسوں میں حاضر ہو کر ان اصولوں کو توڑیں۔ پنڈی کے موجودہ بلوہ میں مشن کا گرجا گھر اور مشنری کا گھر برباد اور جلا دئیے گئے تھے ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ہموطن ہمارا کچھ بھی لحاظ نہیں کرتے۔ اگر کرتے ہوتے تو اس قسم کی کرتوت ظہور میں نہ آتی۔ اس سے گورنمنٹ دیکھ سکتی ہے کہ مسیحی جماعت کا کوئی بھی واسطے ایسے لوگوں سے نہیں ہے جو گورنمنٹ کے مخالف ہیں۔ بلکہ ہمارا یہہ کام ہے کہ ہم فریقین کی نااتفاقیوں



مُراسلات

پرائیزڈے ونصیحتانہ ڈرامہ اے ایل او۔ ای۔ ہائی سکول بٹالہ

مورخہ ۵ ۲ مئی بوقت صبح سات بجے پرائیزڈے کا سالانہ جلسہ اے۔ ایل۔ او۔ ای ہائی سکول کے ہال کمرے میں بڑی دھوم دھام ورونق سے ہوا۔ جگہ جگہ کے جڑے چڑیاں اکٹھی تھیں۔ شہر کے کل رؤسا اور دیگر سکول کے مدرس وذی رتبت آدمی جلسہ کی رونق افروزی کے لئے آئے ہوئے تھے۔ صبح کا وقت کیسا سہانا معلوم ہوتا جبکہ لیلائے شب اپنی انجمن کو برخاست کرتی ہے اور نیر اعظم کی ہفت رنگی شاہانہ سواری بڑے کروفر سے کوہسار کی کٹھن منزل طے کرتی ہوئی نمودار ہوتی ہے اور کل عالم بخواب شب کی میٹھی نیند لے کر عالم بیداری میں آ ہی اور دن کا کاروبار شروع کر دیتا ہے۔ مسجدوں میں اذانیں اور مندروں میں ناقوس کی آواز مئوذنوں اور پجاریوں کے دینی فرائض کو بتاتی ہے۔ اور طلبا بغل میں جزدان دبائے اور کسی مضمون کو آہستہ آہستہ بول کر ازبر کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس وقت بادِ نسیم کے عنبر بیز جھونکے کیا امواج تلاطم کیطرح رخساروں پر محبتانہ طمانچے لگاتے ہیں کہ سارا بدن کھل جاتا ہے۔ ہاں صبح کے وقت آدمی خواہ مخواہ خوش اور بشاش ہوتا ہے اور آنکھوں میں بادِ صبا کا خنک جھونکا کیا طراوت بخشتا ہے! جب بستر پر سے منہ دھو کر اور قدرے ناشتہ تناول فرما کر اے۔ ایل۔ او۔ ای کا سیدھا راستہ لیا۔ تو وہاں پر عجب پرفضا۔ رونق بھری اور چہل پہل کی بہار تھی۔ جب ٹہلتے ٹہلتے وہاں پر رسائی ہوئی تو عجیب سماں تھا۔ جب دیکھا تو صانع قدرت کی کاریگری دیکھ کر عقل حیران ہوئی کہ یا خدا یہہ بوقلمون خاکی صورتیں اور اُن میں یہہ گوناگون رنگ۔ گاڑیوں کی بھرمار۔ طلبا کی قطاریں پھولوں کے گلوں کی بہار۔ گلابی رنگ کی دستار گویا اُنکی سرخروئی کے آثار نمایاں کر رہے تھے۔ صبح اٹھتے ہی اگر کسی کو ایک پشیزہ بھی مل جائے تو کیسا خوش ہوتا ہے پر یہاں پر تو سال بھر کی محنت کا اجر ملنا تھا۔ اور عجیب عجیب من موہنی اشیا کا موہنہ دیکھنا سو بعضے تو بلیوں اچھلتے تھے اور بعضوں نے حسرتی آہیں بھر کر دل کو ڈھارس دی کہ کاشکہ ہم بھی محنت شاقہ کرتے تو ضرور انعام کے مستحق ہوتے جب کمرے میں خادم گیا تو بڑا اژدحام تھا کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ بصد مشکلات بندہ کو بھی کرسی نشینوں کے زمرے میں کچھ جگہ سی مل گئی بصدارت ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور جلسہ کا آغاز ہوا۔ پروگرام عجیب طرح ضمن کیا گیا تھا۔ پروگرام کے شروع ہونے سے پہلے جناب فیضمآب ذی اقتدار صاحب وقار ہیڈ ماسٹر ایل۔ ایم سرکار نے اپنی بی۔ اے گریجویٹی گون سے ملبوس ہوکر چند الفاظ میں اُن اشخاص کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے انکو امدادی صورت میں بذریعہ مال اور رونق افروزی سے مشکور وممنون کیا۔ پھر ہملٹ ڈرامہ ایکدم سے اور تدریج انعامات دکھلائے اور بلٹے گئے میزوں کا گھڑی گھڑی الٹنا۔ اور انعامات کا ڈپٹی کمشنر صاحب کے دست مبارک سے جانا اسی طرح یکے بادیگرے تماشہ کا جلوہ دکھانا گویا روتوں کو ہنساتا آتا تھا۔ کسی نے صندوق کسی نے کتابیں کسی نے لیمپ پائے اور جب انعام پائے تو کیا سر جھکا کر شکریہ کے الفاظ طلبا نے انکساری سے فرمائے! پھر ہیڈ صاحب موصوف نے مدرسے کی کل کارروائی کو مختصر طور پر پڑھکر سنایا۔ کہ اگرچہ دوسرے سرکاری مدرسے کے ہونے سے لڑکوں کے شمار میں تخفیف ہوگئی پر پھر بھی امسال ۱۸ میں سے ۱۶ پاس ہوئے۔ حاصل کلام مدرسہ کی سالانہ رپورٹ بخوبی ترقی پذیر تھی اس کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے زبان مادری یعنے انگریزی میں ایک نصیحتانہ برجستہ تقریر سے طلبا کی ہمت کو بڑہایا اور ہیڈ ماسٹر صاحب کی حوصلہ افزائی کے ہاتھ کو بٹایا سو اس طرح سے چند ایک کلمات کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ یہہ تو ہوئی دن کی کارگذاری اب سنئے رات کی طیاری۔ رات کے آٹھ بجے طلبا کا ہجوم اور چند ایک رئیسون کا مجمع تھا۔ مگر اس روز شام کر گرمی بھی اپنا جوہر دکھا رہی تھی کہ میں بھی کچھ ہوں۔ اگر آپ سچ پوچھیں تو اُس روز مچھلی کیطرح تڑپ تڑپ اور خدا خدا کر کے شام کاٹی۔ پر اتنا حوصلہ تھا کہ ہم اکیلے ہی نہیں بلکہ اس وقت لکھو کھا آدمی اسی حالت بے بسی میں ہیں۔ تماشائیوں کا خاصہ مجمع تھا سب لوگ منتظر تھے کہ اب نکلے اب نکلے۔ سو آخر کار پردہ کھل ہی گیا۔ سامنے دیکھو تو ایک پست قد اڑکا رنگ برنگ کی پوشاک زیب تن کئے ہوئے نمودار ہوا۔ ہاں یہہ کون؟ یہہ ہملٹ کے ہیرو اور سرکار صاحب ہیڈ ماسٹر موصوف کے سب سے چھوٹے بھائی او کے سرکار نے ہیرو بنکر اپنی شیرین آواز سے دل لبھایا۔ کہ یہہ نظارہ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ اُس کا اپنے باپ کے لئے رونا۔ بلکاو آہ وزاری وفریاد کرنا۔ قبر میں سے اُس کے والد ماجد کے انتقال کرنے کے بعد ایک سفید پوش روح کا آنا اور اُس کے دوستوں کا ڈر جانا۔ پر شاہزادہ ہملٹ نے حوصلہ افزائی کر کے اپنے باپ کی آواز کو سنا اور اس کا تعاقب کرنا اور آخر کار اُس کے پیچھے پیچھے آکر قبرستان میں اُس کے باپ کی روح کا غائب ہونا اور غائب ہونے سے پیشتر چند ایک کلمات سنانا کہ کس طرح سے وہ دنیا سے اپنی ملکہ کی جھوٹی محبت اور دام تذویر میں پھنس کر رحلت فرما ہوا۔ کہ سوتے وقت ایک زہر کی شیشی میں سے کچھ بوندیں اُس کے کان میں ڈالی گئیں اور اُس نے عالم عدم کا منہ دیکھا اور یہہ بھی کہا کہ "بیٹا انتقام اور نہ بھولنا یہہ کلام" سو اُس ہملٹ شاہزادہ نے پہلے وزیر کو قتل کیا اور پھر اپنی ماں کو بہت طرح سے شرمندہ کیا جس نے اُس کے باپ کو مار کر اُس کے چچا

سے نکل گیا۔ پھر ایک تماشہ میں تماشہ ہوا اور کل کارروائی ہملیٹ یعنی خون ناحق کی اخلاقی طور پر سمجھائی گئی۔ کاشکہ ہم دیکھیں کہ عورتیں کیسی کیسی فریب سے اپنا کام کرتی ہیں۔ پر اُس کا انجام آخر کار ملتا اور پورا بدلہ دیا جاتا ہے۔ اور اس مثل کے موجب نتیجہ نکلتا ہے کہ "چاہ کن را چاہ در پیش" جو کسی کا خون کرے اُس کا بھی وہی حال ہوگا۔ فقط

این پی پروانہ از بٹالہ

اہلِ ہند

ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا کہ جب حضور پرنس آف ویلیس ہندوستان میں تشریف فرما تھے تب ہر جگہ جہاں اڈرس وغیرہ دیئے گئے اہل ہند نے بڑے تپاک سے ظاہر کیا کہ ہم حضور کے وفادار اور جان نثار رعیت ہیں۔ سو جان نثاری تو درکنار یہاں تو وفاداری ہی میں نقص و خلل پڑا ہوا ہے کہیں تو انگریزی سلطنت کے خلاف بعض مخالف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور فساد کا بیج اپنے لکچروں کے ذریعہ لوگوں میں بوتے ہیں جنکی چکنی چپڑی باتوں کی پیروی میں بہتیرے کم اندیش اپنے فائدہ اور نقصان سے ناواقف ہو کر مُرغ کی مانند اُن کے دام تزویر میں آجاتے ہیں اور کچھ بھی خیال نہیں کرتے کہ ابھی ہمنے تاجپوشی کے دربار اور حضور پرنس آف ویلیس کے حضور میں وفاداری کی قسم کھائی تھی۔ اور کہیں ہندو اور محمدی آپس ہی میں طرفین کو مارتے لوٹتے کاٹتے ہیں اور ایک دوسرے سے حسد و بغض میں تلے ہوئے ہیں۔ اور کہیں دونوں ہی بیچارے بے خطا سیحیوں اور پادریوں پر حملہ کرتے ہیں ؎ گوشت کھائے بلی اور ادر کھائے بکری! کیا یہی وفاداری کے معنے ہیں؟ کیا سرکار کی مہربانیوں کا یہی بدلہ ہے؟ کہاں ہیں سودیشی والے جو دیش کے لوگوں کی بھلائی کا دم بھرتے تھے؟

کہاں ہیں کانگریس والے جو سب لوگوں میں اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے؟ کیا یہی اتحاد ہے کہ فریقین آپس میں لوٹ مار کریں؟ اور کہاں ہیں اخبار والے کیا یہی انکے اخبار کا نتیجہ ہے جو اب ظہور میں آرہا ہے اخباروں کا خاص فرض یہہ ہے کہ ملک میں تہذیب و اخلاق پھیلا دیں اور لوگوں کو واقعات کی خبر دیں پر آجکل تو اخبار والوں نے یہہ ڈھنگ اختیار کیا ہے کہ سرکار پر نکتہ چینی اور مفسدانہ مضامین شایع کرتے ہیں جن سے کم اندیش لوگوں میں جوش و فساد پیدا ہوتا ہے اور یوں وے سرکار کے مخالف بنائے جاتے ہیں جیسے اخبار بندے ماترم اور کئی اور اخباروں سے یہہ جوش و خروش کا نتیجہ ظہور میں آیا ہے۔

پھر علاوہ اس کے اکثر اخبارات تو مقدمات پر فتوے دینے لگ جاتے ہیں گویا جج اور منصف کا کام اُن کے سپرد ہو گیا ہے ؎ مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ کوئی ان کے فتوے کو قبول و پسند کرے یا نہ کرے پر وہ سناتے ہی چلے جاتے ہیں۔

اندنوں لوگ اُس قانون ایکٹ ۱۱ سنہ ۱۹۱۸ء پر زیادہ بحث کر رہے ہیں بعض کہتے ہیں کہ سخت ہے بعض کہتے ہیں کہ منسوخ ہو گیا تھا۔ پر خیر خواہان ملک و سلطنت کی نظر میں سلطنت کی پایداری اور مفسدوں کے دبانے اور ملک کے فائدہ کے لئے اس قانون (۱۱ سنہ ۱۹۱۸ء) کا جاری رہنا نہایت مناسب اور ضروری ہے اگر منسوخ ہو گیا تھا تو کوئی سبب و مانع نہیں کہ ملک کے فواید کے لئے کوئی منسوخ شدہ قانون یا تدبیر از سر نو اجرا نپاوے۔

کلام مقدس بائبل کے کتاب امثال میں لکھا ہے کہ شریر آدمی شرارت کو کھود کے نکالتا ہے اور اُس کے لبوں میں گویا جلانیوالی آگ ہے کجرو آدمی فتنہ انگیزی کرتا ہے اور کانا پھوسی کرنے والا دوستوں کو بھی جدا کر دیتا ہے۔ ظالم آدمی اپنے ہمسائے کو ورغلاتا ہے اور اُس کو اُس راہ میں لیجاتا ہے جو بھلی نہیں وہ آنکھیں مار کے شرارتیں ایجاد کرتا ہے اور لب ہلا کے فساد برپا کرتا ہے ۱۶: ۲۷-۳۰۔ پھر ٹھٹھا کرنے والے آدمی کو نکال دے کہ فساد جاتا رہیگا ہاں جھگڑا اگڑا اور رسوائی دور ہو جائیگی ۲۲: ۱۰۔ واہ واہ سرکار نے اس وقت کیسی دانائی سے کام کیا کہ صرف فسادیوں کو حکمت اور تدبیر سے گرفتار کرکے نکال دیا اور رعیت میں سے کسی ایک کا بھی بال بیکا نہ ہونے دیا! پدرانہ شفقت اور شاہانہ حکمت اسی کو کہتے ہیں۔ ورنہ آج کے روز اہل پنجاب میں سے کئی جوان بے جان ہو جاتے اور کتنی عورتیں بیوہ ہو جاتیں جنکا درد برسوں تک اہل ہند کے دل پر پڑا رہتا! سرکار کا تو کچھ بگڑتا ہی نہیں سب طرح سے رعیت ہی کا نقصان ہوتا ؎ خربوزہ چھری پر گرے تو بھی خربوزے کا نقصان چھری خربوزے پر گرے تو بھی خربوزے کا نقصان۔ پر شکر کی جاہے کہ سرکار کی تدبیر سے رعیت اس بلا سے بچ گئی ہے

اب اخباروں کے تماشے دیکھو کہ آجکل سرکار اور حکام کے خلاف وہ وہ طرح چھوڑتے اور وہ وہ جملے چلاتے ہیں کہ سننے والا کانوں پر ہاتھ دھرتا اور دانتوں میں انگلی دبا تا ہے کہ ایسی مونہہ پھٹ باتیں کہ جاتے ہیں اور سرکار انکا کچھ تدارک نہیں کرتی بلکہ خاموشی سے سُن لیتی ہے۔ دیکھو اخبار بندے ماترم کی باتیں جسکی آجکل اکثر اخبار نقل کرتے ہیں ایسی آزادی ملک اور اخبارات کے لئے نہایت مضر ہے۔ پر شاباش ہے ان شریفوں کو جنہوں نے ان مفسدوں اور ایسے اخباروں کی باتوں پر کان نہ دیا۔ کل ناظرین نورافشان کی خدمت میں عرض ہے کہ ایسے امور میں جلد بازی اور دست اندازی ہرگز نہ کریں اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی دیوانے اور مغز پھرے کی باتوں پر فریفتہ ہو جانا خردمندوں کا کام نہیں کیونکہ اس کا نتیجہ ہمیشہ برا ظہور میں آتا ہے۔

اب سرکار عالی مدار کی خدمت میں وفادار رعیت وخیرخواہان ملک اور دانش مندان دوراندیش کی طرف سے یہہ عرض ہے کہ اگر سرکار ملک میں امن اور رعیت کا فائدہ اور سلطنت کی پائیداری چاہتی ہے تو ایسے قوانین ضرور جاری کرنے چاہئے کہ جن لکچروں کے زریعہ فساد کا بیج بویا جاتا ہے اور جن اخباروں میں مفسدانہ مضامین اور سرکار اور حکام کے خلاف نقطہ چینیاں شایع ہوتی ہیں ایسے لکچرار ایسے اخبار ایک سخت بلا اپیل بند کئے جاویں (کیونکہ قبل بھی اکثر فساد انہیں لکچروں اور اخباروں کے زریعہ برپا ہو چکے ہیں) دوئم یہہ کہ آیندہ ملکی فسادیوں کو علاوہ قید کے انکی کل ملکیت بھی ضبط کی جاوے۔ یہہ قوانین اگرچہ سخت ہیں تو بھی ملک اور رعیت کو بخطرہ رکھنے کے لئے بہت مفید ہیں اور صرف فسادیوں ہی کے لئے ہیں نہ تابعداروں کے لئے ۔

راقم الفرنڈ۔ حیدرآباد سندھ

گوجرہ ضلع لائل پور

۲۳ مئی ۱۹۱۱ء کے روز میونسپل بورڈ سکول میں ایک جلسہ کیا گیا۔ جسکی غرض یہہ تھی کہ ملکہ وکٹوریہ مرحوم ومغفورہ کی سرکاری طور پر سالگرہ منائی جاوے ۔

یہہ جلسہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے حکم سے مقرر کیا گیا تھا ۔

اس جلسہ میں اہل ہنود۔ اہل اسلام۔ خالصہ اور عیسائی صاحبان شامل تھے۔

تعجب کی بات یہہ ہے کہ اہل جلسہ نے اس جلسہ کا پریزیڈنٹ مسٹر وارث الدین کو جو جنگ بارش کے سکولوں کے مہتمم ہیں مقرر کیا۔

(۱) سکول کے تین مدرسوں نے بیان کیا کہ ہمارے جمع ہونے کا مطلب کیا ہے۔

پھر یہہ بیان کیا کہ اس ملک میں گورنمنٹ انگریزی کے راج ہونے سے کیا کیا فائدہ ہوئے ہیں۔

(۲) حاضرین جلسہ سے چندہ جمع کیا گیا۔ جو ۳۵ روپیہ ہوا ۔

اس میں سے لڑکوں کو مٹھائی بانٹی گئی۔ اور سوڈا واٹر اور بعض حاضرین کو دیئے گئے ۔

(۳) سکول کے لڑکوں نے جو شعر کہ زبانی یاد کئے ہوئے تھے۔ سنائے ۔

اور ایک ڈراما بطور تماشہ کے دکھلایا ۔

(۴) یہہ ریزولیوشن پاس ہوا کہ جلسہ گوجرہ کی طرف سے صاحب ڈپٹی کمشنر لائیل پور کی خدمت میں تار بھیجا جاوے۔ جو اسی وقت روانہ کیا گیا۔

(۵) مسٹر وارث الدین نے سپیچ کی جس کا مطلب یہہ تھا کہ۔

(الف) دنیا میں زندگی بسر کرنے کے واسطے علم حاصل کرنا چاہئے۔ جس کے واسطے لڑکے اس سکول میں داخل ہیں۔ لیکن ایک اور علم ہے جو اس علم سے اعلیٰ ہے۔ جسکو حاصل کرنا ہر ایک بنی آدم کے لئے ضروری ہے۔ اور وہ روحانی علم ہے۔

(ب) اس ملک کو جو فوائد گورنمنٹ انگریزی سے حاصل ہوئے ہیں۔ انہیں سے ایک ریل ہے جو حد درجہ کی ترقی کر رہی ہے اور جس نے بار کے ملک میں بھی بڑی ترقی کی ہے ۔

(پ) اس بار کا آباد ہونا ملک کے واسطے کیسی بڑی برکت ہے۔ کروڑوں آدمیوں کے واسطے خوراک لاکھوں آدمیوں کے واسطے کام۔ اور دولت اس کے آباد ہونے سے ملی ہے ۔

میں نے اس جگہ کو اسوقت دیکھا سنہ ۱۸۹۸ء میں جبکہ گوجرہ کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

(ت) آجکل جو فساد ملک میں ہوتے ہیں۔ انکی بابت ہمیں ڈپٹی کمشنر صاحب کے پاس ایک درخواست بھیجنی چاہئے۔ کہ ہم ایسے فسادوں کے سخت مخالف ہیں اور ہم گورنمنٹ انگریزی کی خیرخواہ رعیت ہیں۔ اور ہر طرح سے سرکار کی امداد کے کو تیار ہیں۔

(۶) شاہی سلامی کے واسطے ۲۱ گولے یکدم چلائے گئے تھے ۔

(۷) انگریزی باجہ بجایا گیا۔

(۸) کل رئیس اور حاضرین جلسہ اور طالبان علم شہر کو گئے۔ چوک میں کھڑے ہو کر "ایڈورڈ قیصر ہند کی جے" پکاری گئی اور خوشی کے ۳ نعرہ مارے گئے ۔

اسی طرح سے منڈی کے چوک میں بھی ایڈورڈ قیصر ہند کی جے" اور خوشی کے ۳ نعروں کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ آخیر میں چلتے وقت حاضرین جلسہ کو برفانی پانی پلایا گیا تھا ۔

الراقم

گوجریہ

ویدوں کے سنگھیتا

گذشتہ اشاعت سے آگے

ایک اور بات غور طلب ہے کہ رسومی گیتوں کو جس قدر جلد کسی مجموعے میں جمع کرنیکی ضرورت ہوتی ہے عام گیتوں کو اس قدر جلد جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ لہذا گمان ہو سکتا ہے کہ رگ سنگھیتا کے جمع ہونے سے پیشتر ہی سام سنگھیتا جمع ہو چکا ہو گا۔ اس بات کا ایک اور ثبوت بعض علمانے پیش کیا کہ رگ سنگھیتا کے ان گیتوں سے جو نئے ہیں سام سنگھیتا میں اقتباس نہیں ہوئے کم از کم سام سنگھیتا کے قدیم متنوں میں ایسے اقتباس نہیں ملتے۔ سو سام سنگھیتا کم از کم رگ سنگھیتا کی آخری ترتیب سے پیشتر ترتیب دیا گیا۔ لیکن کب اور کس نے سام سنگھیتا کی ترتیب دی۔ علما کو اب تک اس

بات کا صاف پتہ نہیں ملا۔

رگ اور یجر کو ترتیب غالباً ایک ہی زمانے میں دی گئی۔ رک کی بابت بابو رمیش چندر دت فرماتے ہیں۔ رگوید کے گیت صدیوں تک باپ سے بیٹے کو یا گرو سے چیلے کو ملتے رہے اور ایک زمانہ دیرینہ میں کا بیا گیا میں وہ ترتیب دیئے گئے اور جمع کئے گئے۔ کل دسوان منڈل یا اُس کا زیادہ حصہ اسی زمانے کی (یعنی کابیا گیا کی) تصنیف بھی معلوم ہوتا ہے۔ جو رگوید میں ڈالدیا گیا۔ اور پرانے گیتوں کے ساتھ رکھا گیا" دیکھو

History of Civilisation in Avcieih India

P. 33

پروفیسر ویبر صاحب کے مطابق رگ سنگھیتا کے شاکل شاکھا کا متن ہی موجودہ متن ہے۔ یہہ شاکل شاکھا شاکلیا نام ایک رشی سے تعلق رکھتی ہے۔ براہمنوں اور سوتروں میں شاکلیا رشی کا ذکر آتا ہے۔ یاسک رشی شاکلیا رشی کو رک سنگھیتا کے پدپاٹھ کا مصنف قرار دیتے ہیں خصوصاً یجروید کے شت پتھ براہمن میں ایک شاکلیا رشی کا ذکر ہے جس کا لقب ودگدھ تھا۔ اور جو یاگیا بلکیا رشی کا ہم عصر تھا۔ اور یاگیا بلکیا رشی اس سے بڑی دشمنی رکھتا تھا۔ دیکھو

Weber's Indian Litertue

P 32. 33

باجینی سنگھیتا کے بیان میں یاگیا بلکیا رشی کا بیان ہوچکا۔ سو جس وقت یاگیا بلکیا رشی یجروید کے متن کی اصلاح کرکے باجینی سنگھیتا میں جمع کر رہے تھے اُس وقت شاکلیا رشی رگوید سنگھیتا کے موجودہ متن کی ترتیب دے رہے تھے۔ شاکلیا اور یاگیا بلکیا دونو بدیہا کے راجا جنک کے دنوں میں مشہور استاد تھے۔ راجا جنک آپ بہت وِدوان اور گیانی تھے۔ اور گیانی اور ودوانوں کی بہت قدر کیا کرتے تھے۔ سو ایسے ایک تعلیم اور ترقی کے زمانے میں رک اور یجروید کے فقروں کی ترتیب دیا جانا نہایت ممکن ہے۔

راجا جنک سے پیشتر بھی اِن دونوں ویدوں کی کوئی نہ کوئی ترتیب کا موجود ہونا ناممکن نہیں ہے۔ چنانچہ یجروید کا بیشتر یہ شاکھا تو موجود ہی تھی جس کی اُس وقت اصلاح کی گئی۔ لیکن اسوقت ان ویدوں کی ترتیبیں بہت کمل نہ تھیں اس سے اصلاح کی یا نئی ترتیبوں کی ضرورت ہوئی۔ لہذا اگر اس وقت کی موجودہ ترتیبیں کمل نہ تھیں تو یہہ بھی ماننا لازم ہوگا کہ رک اور یجروید سنگھیتون کے ترتیب دیئے جانے کا کام راجا جنک سے بہت دور دراز عرصہ پیشتر شروع نہ ہوا تھا۔ بلکہ یہہ کام راجا جنک کے قریب قریب زمانے ہی میں شروع کر دیا گیا تھا۔ سو پروفیسر ویبر صاحب سچ کہتے ہیں کہ کورو پنچال اور کوشل بدیہائی کو رک سنگھیتا کے اور یجر سنگھیتا کے بھی متن کو مقرر کرنے اور ترتیب دینے کی سب سے زیادہ فضیلت ہے۔ اور غالباً اُن قوموں کی سب سے زیادہ ترقی کے ایام میں یہہ کام انجام دیا گیا دیکھو۔

Indian Literature P. 34.35

راقم پادری بی۔ بی راے از سہارنپور

ضرورت

این فیلڈ مشن رام باغ پوسٹ آفس ڈیرہ دون کے سی ایم ایس اپر پرائمری اسکول کیلئے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندہ مڈل پاس ہو اور استادی کے کام میں کچھ تجربہ بھی رکھتا ہو۔

کل درخواستیں پاس پادری اے۔ ایچ۔ رائٹ صاحب منیجر کے نام آنی چاہئیں۔

ضروری اطلاع

تسلیم۔ مزاج شریف۔ مناسب جانکر اطلاع ذیل ارسال خدمت عالی کرتا ہوں مہربانی فرماکر درج اخبار فرماکر عوام کو نقصان سے بچائیے۔ مسمی ایف جی مانچر ڈستوطن سیالکوٹ رنگت سیاہ سامنے کے دانت دراز دراز انگریزی لکھتا پڑھتا خوب لیکن اردو زبان کم جانتا ہے۔ آنکو پٹر ڈبلیو۔ ایس جان صاحب کا بھائی کہکر پادری صاحبان اور دیسی مسیحیوں سے روپیہ قرض طلب کرتا ہے اور اگر موقعہ پاوے تو خوب ہاتھ صاف کرتا ہے۔ الہ آباد سے چوری اور ٹھگاری کرکے فرار ہوا ہے وارنٹ گرفتاری کرایا جاری ہے۔ ایک بائیسکل ساخت Rea نمبر ۱۷۰۹ از ری دیل اُس کے پاس ہے اگر کسی صاحب کے پاس پنجاب وغیرہ میں جاوے تو فوراً پولیس کے سپرد کیجیے اور کل مسیحیوں کو نقصان سے بچائیے۔

مُخمّس بر غزل مسٹر نیوٹن عرف گُل

نُور افشان ۱۲۔ اپریل ۱۹۰۷ء

ہمیں تم نام دے جانا مسیح جی یا حضور عالی
ہمیں تم کام دے جانا مسیح جی یا حضور عالی
ہمیں تم چھوڑ مت دینا مسیح جی یا حضور عالی
ہمیں تم بھول مت جانا مسیح جی یا حضور عالی
مُرادیں گل کی بر لانا مسیح جی یا حضور عالی

بعد از صعود تمہارے ہم دیدار کو ترستے ہیں
تمہارے نام کی خاطر غنیم ہمپر کڑکتے ہیں
تمہاری انتظاری میں ہمارے دل پھڑکتے ہیں
تمہارے برگزیدہ یاں جدائی میں تڑپتے ہیں
دوبارہ ہوگا کب آنا مسیح جی یا حضور عالی

قیامت کا بجے ڈنکا دوبارہ سارے عالم میں
مقدسوں کا آنا ہو دوبارہ سارے عالم میں
مسیحا کی آوائی ہو دوبارہ سارے عالم میں

روز خوشی اور کھیل کود میں گذر جاتا بلا کسی قسم کی فکر اور تردد کے ۔ سب لوگ میرے اوپر ایسے مہربان تھے کہ مجھے اپنی تنہائی اور خانہ بدوشی بالکل بھول گئے تھے ۔ جینا کو تو میں اب جتنا دیکھتی اُتنا ہی زیادہ پیار کرتی تھی ۔ باوجودیکہ اُس کے مزاج میں غرور اور سفلہ پن بہت تھا ۔ تاہم بہت سی خوبیاں بھی تھیں کہ جنکا جاننا بہت ضرور تھا ۔ اور جس دن سے اُس نے دعا مانگنا شروع کیا تھا اور اپنی ماں اور مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جہاں تک ہو سکیگا وہ اپنی بدعادتوں پر غالب ہونے کا قصد کریگی ۔ اُس روز سے تو وہ حقیقتاً نئی لڑکی بنگئی تھی ۔ سب لوگوں پر اسکی تبدیلی مزاج کا حال ظاہر ہو گیا تھا ۔ اور نوکر چاکر بھی کہنے لگے کہ اب مس جینا تو بہت ہی سمجھدار بنتی جاتی ہیں ۔ میرے ساتھ تو وہ ہمیشہ محبت کرتی تھی لیکن اب اور بھی زیادہ ۔ اور اسی باعث سے دونوں مسٹر مسز اور مس جانسن ایسی مہربان میرے اوپر ہو گئیں کہ گویا اُنہیں کے خاندان سے میں ہوں ۔ اور بہت لوگوں سے میری ملاقات کا ذریعہ یہی باعث انکی مہربانی کا ہوا تھا ۔ اور بہت کچھ دیکھا ۔ سنا ۔ اور سیکھا ۔ اور باہر کی دنیا کا وہ حال بھی دریافت کیا کہ جو مجھے اپنے چھوٹے سے گاؤں میں کبھی حاصل نہ ہو سکتا مگر افسوس باوجودیکہ سب باتیں میرے ہر چہار طرف خوشی دینے والی تھیں ۔ تاہم تھوڑے دنوں سے ایک قسم کی بیقراری اس خیال سے پیدا ہوئی تھی کہ مجھ میں پیشتر کے موافق خدا کی نزدیکی کا شوق اور اس کے کلام کے پڑھنے اور دعا میں سرگرمی بالکل کم ہو گئی تھی عادت کے بموجب تو ضرور صبح و شام کو بائیبل پڑھتی تھی اور دعا بھی مانگتی ۔ لیکن کس طرح ۔ ایسا کہ عقل حیوانی کی مانند جلدی جلدی ایک باب پڑھ لیتی اور ویسے ہی دعا بھی مانگتی صرف اپنی زبان اور ہونٹوں سے جبکہ دل کہیں اور خیال کہیں ۔ شاید اس تغافلی کا سبب

بولیں کہ میں خدا سے مدد چاہوں گی ۔ یہہ کہکے سجدہ میں گئیں ۔ جب اٹھیں تو کہنے لگیں کہ "اب میں ماں سے اقرار کرونگی اگر وہ غصہ بھی ہونگی تو تھوڑی دیر کے واسطے نہ کہ ہمیشہ کے لئے" ۔ پس دیکھئے کہ میرے کہنے سے نہیں بلکہ وہ آپ ہی اپنی طبیعت پر حاوی ہو گئیں ۔ اور یہہ انکو خدا کی مدد سے بذریعہ دعا کے حاصل ہوئے ۔ میں نے انکو ہدایت ضرور دی اور سکھلایا بھی مگر خدا کے فضل سے اور روح کے وسیلہ سے وہ سکھلاوٹ عمل میں آئی ۔ اُسی کے نام کی تعریف ہو ۔ مس ہیلی جو کچھ تم کہتی ہو سچ ہے ۔ لیکن میں پھر بھی تمہاری شکر گذاری کرونگی کہ تم نے قصد کرکے اس کو ایک اچھا نیک نمونہ ہو کر دکھلا دیا ہے ۔ جسکو دیکھکر اور نیک صحبت میں رہ کر اُس کا دل بھی اچھی باتوں کی طرف راغب ہو گیا ہے ۔ پس مجھے امید ہے کہ ہماری اور جینا کی خوش قسمتی سے تم ہمیشہ ہمارے ساتھ رہو گے ۔ آج سے ہمارے گھر کو اپنا سمجھو اور ہم لوگوں کو اپنا حقیقی دوست جانو ۔ میں نے بھی اُنکا شکریہ ادا کیا ۔ اور وہ جینا کو پیار دیکر اپنے کمرہ میں چلی گئیں ۔ جب ہم دونوں اکیلے رہ گئے تو جینا نے مجھے اپنے پاس بلاکر بڑی الفت سے کہا کہ عزیز مریم تم نے مجھے نئی لڑکی بنا دیا ۔ آج سے میں ایک نئے پتے کی مانند صاف ہو گئی ہوں ۔ آج میں نے جان لیا کہ دعا کس کو کہتے ہیں ۔ اور یہہ کہ ہمارا خدا دعاؤں کا سننے والا اور اُنکا جواب دینے والا ہے ۔ اور آج سے میرا قصد ہو گا کہ میں کبھی بھی دعا مانگنے سے باز نہ رہوں گی میں بولی ۔ خدا کرے ۔ میری چھوٹی سی جینا خدا اپنا فضل تم پر اس سے بھی زیادہ کرے تاکہ اس کی پاک روح کے وسیلے سے تم ہمیشہ سب برائیوں پر فتحیاب رہو امتحان اور گناہوں سے محفوظ ۔ اور نیک کاموں میں مستعد ۔ اُسی رات کو جب میں اپنے



کمرہ میں گئی تو میرا دل بہت ہی خوش ہوا - اور ایک قسم کی تسلی میرے دلمیں سمائی ؛

مین نے اپنی شام کی معمولی دعا میں جینا کو خدا کے سپرد کرکے یہہ التجا اُس سے کی - کہ اُس کے سب منصوبے - وعدے - اور نیک ارادون کو توہی اپنی قوت سے پورا کرسکتا ہے اُسمیں تو اتنی طاقت ہرگز نہیں ہوگی کہ انکو پورا کرسکے ؛

شیطان تو ہر وقت منتظر ہے کہ ہر ایک کو جو نیکی کے راستہ پر قدم مارتا ہے پیچھے ہٹا کر اپنے تابع میں لاوے - لیکن تیری روح کی طاقت سے ہم اُس کے پھندے (جال) سے بچ سکتے ہیں اور کسی طرح نہیں - دوسرے روز ہم سب شام کی آنے کی گھڑیان اِس طرح تاک رہے تھے جیسا کہ روزہ دار شام کی اذان کا وقت تاکتا رہتا ہی عین وقت پر میجر سٹین کا کارڈ نوکر اندر لایا - اس وقت ہم سب لوگ بیٹھنے کے کمرہ میں تھے - جینا کو بھی اُس کے کوچ پر وہان ہی اٹھا لائے تھے ؛ مسز جانس نے کہا کہ میجر صاحب کو سلام دو - نوکر باہر گیا صاحب اندر آئے - ہم سب سے دست پونچی لینے کے بعد بیٹھ گئے - مسز جان سن سے گفتگو شروع کی - ایک دو لمحہ کے بعد نوکر چاء کی تپائی لیکر آئے - اُس پر خوب صورت سفید چادر جس کے کنارون پر قصیدہ کڑھا تھا بچھا دی - بعد ازان چاء دانی - دودھ دان - مصری دان اور چھوٹے چھوٹے چار کے پرچ و پیالے ایک بڑی کشتی میں لاکر رکھے اور دوسرے طاش میں تین چار قسم کے جدا جدا کیک اور کلچے جنمیں مکھن لگا ہوا تھا - رکھدیئے - چاء دانی کے اوپر ایک خوب صورت غلاف ریشم کے پھولون اور پتیوں کا کڑھا ہوا مس جانسن کے ہاتھ کا بنایا

ہوا پڑا تھا - مسز جانسن نے چاء بنا کے ہر ایک کو دی - اُس کے بعد جلیگون نے شتاق کے برتن سب کے سامنے پیش کئے - جسکو جو چیز اچھی معلوم ہوئی اُسمیں سے لیلی کسی کسی صاحب نے دوسری مرتبہ بھی چاء مانگ لی - اور کیک بھی لئے - بعد چاء نوشی کے جب نوکر وہ سب سامان وہان سے اٹھا کر لیگئے - تو مسز جانس نے خود ہی میجر سٹین سے کہا - کہ میری سب لڑکیان بہت خوش ہونگی اور شکر گذار اگر آپ ایک گیت بھی گا کر اِن کو سنا دیوین اُس نے کہا مسز جانسن مجھے نہایت افسوس ہے کہ میں لیکے تعمیل حکم نہیں بجا لاسکتا - کیا معنے کہ کل سے میرا گلا بہت درد کرتا ہے اور آپکو معلوم ہوگا کہ میری آواز بھی کچھ بھاری ہے - اِس لئے مہربانی کرکے آپ سب صاحب آج مجھے معاف کرین - دو ایکدن کے بعد جب میرا گلا اچھا ہو جائیگا تو میں حاضر ہو کر جقدر گیتیں آپ لوگ چاہینگے گا کر سنا دونگا ؛ یہہ بات اُس کے منہ سے نکلی ہی تھی کہ ہملوگ تو سنکر بہت مایوس ہوگئے - بلکہ بہت ہی افسوس میں آگئے - مسز جانسن نے البتہ اُن کے ساتھ ہمدردی کرکے افسوس ظاہر کیا - اور آیندہ کے لئے پھر کسی دن کو انکو مدعو کیا - کہ جسکو انہوں نے منظور کرلیا - اور اوٹھنے کیوقت مسز جانس سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیویں تو درمیان میں بھی اگر میرا گلا جسدن اچھا ہو جاوے میں آپکو لکھ بھیجونگا تا کہ اُسی روز میں کھانے کے واسطے حاضر ہو جاوٴن - جس کے جواب میں انہون نے کہا - بلا تکلف - پھر ہم سب لوگون سے گڈبائی (رخصتی سلام) کرکے رخصت ہوگئے ؛

میری زندگی اِس گھر میں بہت آرام اور خوشی میں گذر رہی تھی - ایکدن کے بعد دوسرا



جلالی جب ظہور ہووے دوبارہ سارے عالم میں
ہیں تب جاگتے پانا مسیح جی یا حضور عالی
رہ جنت سے گمراہ کوئی بندہ آج اگر ہووے
ملنے ہوئے تاج کو کوئی مسیحی آج اگر کھووے
باغ چمن وزیست میں وہ موت کو اگر بووے
شال گت سمن کوئی تیرا شاگرد گر سووے
بالا آکر شانہ مسیح جی یا حضور عالی
میں بھوکا ہوں میں پیاسا ہوں میں ننگا ہوں حقیرانہ
تیرے دربار شاہی میں کاش ہووں میں پروانہ
مرے خالق رحم مجھ پر تو کر مثل عزیزانہ
میں سائل ہوں تیرے در پر مرے مالک فقیرانہ
مجھے روح کا ملے بانا مسیح جی یا حضور عالی
مسیح تو ہی نے شیطان کا کیا تاراج تخت سارے
نہیں تیرے سوا کوئی ہمارا سرپرست پیارے
مسیح سا گل ملا نہیں پھرا گل گشت کئی پیارے
تری الفت میں دل اپنا بہت الفت ہی پیارے
کروں خدمت یہی ٹھانا مسیح جی یا حضور عالی
مذہب عیسٰی کو رونق ہو یہی منظور ہے گل کو
ضلالت کو عدم ہووے یہی منظور ہے گل کو
غمگیں کو یاں تسلی ہو یہی منظور ہے گل کو
مدح ہو آپکی عیسٰی یہی منظور ہے گل کو
ہرا منظور ہوگا نا مسیح جی یا حضور عالی
راقم۔ الفریڈ عرف غمگین ہیڈ کیٹی کسٹ حیدرآباد سندھ

مخمس

تب دیکھی بہار کہ کیسی بہار ہے۔
یسوع مسیح کے دعیان سے دلگو قرار ہے
ودادس سنگھ نام چمن آشکار ہے
مسیح کا ملا ہاتھ میں بیل وہنہار ہے۔
رہنا یروشلم کا صیحون کنار ہے۔

تب دیکھی بہار کہ کیسی بہار ہے
سرگی پوری کے عیش نہ دیکھا کہ ہیں بہار
ہر ایک مقام کرتے ہیں جو سر گیہ پوکار
بجتا ہے جھانجھ ڈھولک طنبور ستار
سب دوت لوگ کرتے ہیں پربھو بھجن اچار
تب دیکھی بہار کہ کیسی بہار ہے
گاتے ہیں گان آنگ کرتے ہیں سب پوکار
جے جے ہو نام اُسکی جو برہ ہے خون دار
بجتے ہیں باجے آنگ سب شان تان دار
ہوتی ہے مقدس کی وہاں تار تار تار
تب دیکھی بہار کہ کیسی بہار ہے
تعریف اُسکی کون کرے دیکھے جو بہار
نشلہ ہے جس کا دیکھنا وہ دیکھے بار بار
آتی ہے شگفتی آسمان سے لیکر وہ بہار
دکھلاتی ہے زمین پر مقدس کے کاروبار
تب دیکھی بہار کہ کیسی بہار ہے
کرتا ہوں شکر میں تو پیجا کا بار بار
آیا دوار تیرے پہ کرنے کو سب اظہار
بیٹھا جلوس مسند پر دکھلاتا ہے پیار
دل میرا کھینچ اپنے طرف اب تو ہوں تیار
تب دیکھی بہار کہ کیسی بہار ہے
پرتھوی پوکارتا ہے جے جے شان پر
کر جوڑ ونڈوت پھر اور سر جھکائے کر
دیتا ہوں من کو اپنے تجھے شاد شاد کر
پڑھتا ہوں پربھو یسوع کا استت بنائے کر
تب دیکھی بہار کہ کیسی بہار ہے

راقم
پرتھوی لعل از بار میس برٹش
گوبیاہان

اشتہارات

خبردار

۲۰۰ صفحہ قیمت عہ

بلا زہ پاکٹ سائیکلوپیڈیا اردو تمام ضرورتی باتیں جنکے اکثر کام پڑتا ہے یاد رکھنے کے قابل ہیں ایک جگہ یعنی ہندوستان بھر کے شاعر۔ اخبارات انجمن لائبریری بیلے بڑے سوداگر ہر شہر کی پیداوار دستکاری ریلوں کے نقشے ڈاکخانہ جنتری سود و تنخواہ کے جدول جہانے و مردم شماری چھٹی ڈاک تار ریل کے قواعد محصول خرچ عدالت غرض صدہا باتیں حکمت کیمیا قانون سیاق تاریخ نجوم وغیرہ ملنے کا پتہ۔ ایم محمد شفیع کاتب لودیانہ مشن پریس پنجاب

نوٹس

تسلیم۔ واضح ہو کہ نیٹو کرسچن جو کہ سگ یا دیگر حیوانات کے کاٹے ہوئے ہوں اُن کے واسطے ایک مکان واقع صدر بازار کسولی میں لیا گیا ہے وہ یہاں آکر اس مکان میں بغیر کرایہ رہ سکتے ہیں اور سب سامان وغیرہ مہیا سوائے بیڈنگ (بستر) کے اور کوئی چیز ہمراہ لانیکی ضرورت نہیں ہے اور اگر ممکن ہو تو پیشتر یہاں آنے کے ایک پوسٹ کارڈ بطور اطلاع پتہ ذیل ارسال فرما دیں۔
راقم نیاز ایم۔ العبد ٹھیکیدار کوہ کسولی

اخبار جاسوس آگرہ

انعام! انعام!!

یہ لکھنا کہ جاسوس کیسا اخبار ہے۔ بالکل فضول ہے کیونکہ بفضل ایزدی جاسوس نے اپنی نرالی اور انوکھی خصوصیات کیوجہ تھوڑے سے عرصہ میں جسقدر غیر معمولی شہرت ترقی۔ اور عزت حاصل کرلی ہے وہ جاسوس کی خوبیوں کی کافی دلیل ہے۔ جاسوس دیسی ریاستوں ریلوے ڈاکخانہ اور پولیس کی اصلاح کیساتھ ہی پبلک

کی دلچسپی کے لئے بھی ہر قسم کے مضامین چھپا کرتا ہے۔ جاسوس کی قیمت سالانہ معہ محصولڈاک صرف سے روپیہ ہے۔ اور ہر خریدار کو (۴۰۰) صفحہ کے ناٹک انعام میں مفت دئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اخبار جاسوس ہندوستان میں ہر پڑھے لکھے کے ہاتھ میں نظر آئے اس لئے ہم آخیر جولائی [illegible] تک یہہ رعایت کرتے ہیں کہ جو صاحب نئے خریدار ہونگے انہیں بجائے چار سو صفحہ کی ناولون کے پانچسو صفحہ کے ناٹک مفت دئیے جاینگے اور جس خریدار کی درخواست نمبر (۱۰) و (۲۰) و (۳۰) و (۴۰) و (۵۰) و (۶۰) و (۷۰) و (۸۰) و (۹۰) و (۱۰۰) پڑے گی اُس سے بجائے (سے) روپیہ سالانہ قیمت کے صرف عہ ۱۲؍ ایک روپیہ بارہ آنے لئے جاینگے غرض یہہ کہ نئے خریدار ہر طرح فائدہ میں رہینگے۔ درخواستین جلدی بھیجیے۔ ورنہ وقت اور موقعہ ہاتھ سے نکل جانے پر پچھتانا اور افسوس کرنا پڑیگا ؁

المشتہر

منیجر جاسوس آگرہ

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی۔ زبانون میں مسیحی کارندون کی خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے۔ بڑے بشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے لکھے ہوئے مضامین کے وزیعہ سے مسیحی کارندون کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبرین اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کامون کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے ؁

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے		۸؍	سالانہ
اگر تنخواہ پچاس	روپیہ سے کم ہو	عہ	"
" پچیس	" "	۸	"
" پندرہ	" "	۱۲؍	"
ادنیٰ ترین نرخ		۱۱؍	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے ؁

درخواستین ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

المشتہر

پروفیسر پی۔ ایچ۔ ایڈورڈز۔ الہ آباد

پرسبیٹیرین بیواؤن وتیامیٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ [illegible] میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۵۰ بیوگان اور خاندانون کو ۷۰ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہہ رقم اُس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندہ گان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کمتی اور اس قسم کے فنڈون سے بہت ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردون کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچون کو تیامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے ؁

المشتہر

پادری۔ والٹر۔ جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے فینینگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ للعہ
قیمت " معہ محصولڈاک " للعہ " " سے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	عہ۸	ے
چوتھائی کالم	عہ۸	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	للعہ
پورا کالم	عہ	للعہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	ھہ	لہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲؍ مابعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؁

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریرون کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ۱؎
" " " " معہ محصول ۱۲؍
" " آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرہ کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا بھی کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں اس لئے ہر کسی کو اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہان ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ایم بی سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ لائسنشیٹ امرتسر

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماری کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے۔ درحقیقت یہہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

راقم آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر سی ایس آئی سابق ڈویژنل سشن جج ملتان جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند۔

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم بینے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب لیئیں محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال

(۴) مکرم بندہ تسلیم میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

راقم رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گران۔

(۵) میں نے ممیرہ کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکران مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۹ء سے جمع کیا گیا ہے۔

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی۔ اے اڈیٹر و منیجر نور افشان ساکن پھلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام داؤد برادر کے چھپا